135415 ـ جن علاقوں میں تاخیر سے غروب شفق ہو وہاں نماز عشاء کی ادائیگی کا وقت

سوال

ہم کچھ سعودی طلبا یہاں برطانیا کے شہر برمنگھم میں زیر تعلیم ہیں، یہاں ہمیں گرمیوں کی ابتدا میں ایک مشکل درپیش ہے کہ ان ایام میں مغرب اور عشاء کا درمیانی وقفہ بہت لمبا ہو جاتا ہے، جس کی بنا پر ہر برس مسلمانوں ایک شور سا پیدا ہو جاتا ہے.

کچھ مساجد میں تو غروب آفتاب کے ڈیڑھ گھنٹے بعد نماز عشاء ادا کی جاتی ہے، اور بعض مساجد میں غروب شفق کا انتظار کیا جاتا ہے، بعض اوقات یہ مدت تین گھنٹے تك جا پہنچتا ہے!! جس کی بنا پر لوگ پریشان ہو جاتے ہیں، اور خاص کر راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہں.

ہمارے کالج کے ہوسٹل میں اس طرح کے ایام میں مسلمان دو جماعتیں کراتے ہیں، ایك جماعت غروب آفتاب کے ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوتی ہے، ان کی دلیل شیخ ابن عثیمین رحمہ کا ایك خطبہ میں یہ کہنا ہے کہ:

" مغرب سے عشاء کا زیادہ سے زیادہ وقت ایك گھنٹہ بتیس منٹ ہے "

اور مملکت سعودی عرب کے ایك معروف عالم دین کے فتوی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے.

اور تیسری بات کہ بعض جزء تو ساری رات شفق غروب نہیں ہوتی، اور سال کے کچھ موسم میں ساری رات شفق رہتی ہے.

بعض مساجد اور اسلامك سینٹر میں نماز مغرب اور عشاء کے مابین ڈیڑھ گھنٹہ کے نظام پر عمل کیا جاتا ہے.

اس لیے کہ حرمین مکہ اور مدینہ میں اسی نظام پر عمل کیا جاتا ہے.

لیکن دوسری جماعت درج ذیل امور کی بنا پر بہت دیر سے ادا کی جاتی ہے:

ـ مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی ہے کہ ہر علاقے میں نماز اس علاقے کے شرعی وقت اور اس کی شرعی علامات کے مطابق ادا کی جائے، (جب دن اور رات کی تمیز ہو) "

ـ سعودی عرب کے ایك اور مشہور عالم دین کے فتوی کے مطابق، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ڈیڑھ گھنٹے والا نظام ایك اجتہادی غلطی ہے"

ـ اس لیے کہ بعض مساجد اور اسلامك سینٹر اس پر عمل کرتے ہیں.

ـ رابطہ عالم اسلامی کے بااعتماد کیلنڈر اور جنتری کے نظام اوقات کے مطابق.

جناب مولانا صاحب حقیقت یہ ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کا نظام الاوقات والا کیلنڈر سال کے بعض موسموں میں ہمیں پریشانی اور مشقت میں ڈالتا ہے، ہم نماز کے اوقات درج ذیل لنك سے لیکر نمازیں ادا کرتے ہیں:

" www.islamicfinder.org "

اس لنك پر سب کیلنڈر اور نظام الاوقات اور معروف حساب و کتاب کے طریقے موجود ہیں، اس کے ساتھ ساتھ اس میں ذاتی طور پر تبدیلی بھی ممکن ہے، یہ دیکھتے ہوئے کہ انٹرنیٹ پر اس مسئلہ میں کوئی تفصیل حاصل بحث نہیں

اور نہ ہی کوئی واضح فتوی پایا جاتا ہے ہم جناب مولانا صاحب آپ کی تفصیلی بحث اور جواب شافی کے منتظر ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں ہمارے دلوں میں اتحاد و اتفاق پیدا فرمائے، اور حق پر ہمیں جمع کرے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء کرام کے ہاں نماز صحیح ہونے کی متفقہ شروط میں نماز کے وقت کا شروع ہونا شامل ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے النساء (103).

شیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی یہ نماز اپنے وقت پر ادا کرنا فرض کی گئی ہے، تو یہ اس کی فرضیت کی دلیل ہے، اور اس کی دلیل ہے کہ نماز کے لیے وقت مقرر ہے، اس وقت کے بغیر نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہوگی، اور یہ اوقات مسلمانوں کے ہاں مقرر ہیں، انہیں ہر چھوٹا اور بڑا عالم و جاہل سب جانتے ہیں " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (198).

دوم:

نماز مغرب کا اول وقت افق میں سورج کی ٹکیہ غائب ہونے کے وقت ہے، اور نماز مغرب کا آخری وقت شفق سرخی غائب ہونا ہے، اس کے غائب ہونے سے عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائیگا.

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نماز مغرب کا وقت یہ ہے کہ جب سورج غائب ہو جائے اور شفق سرخی رہے، اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تك ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

نماز کے لیے شرعی محدد کردہ اوقات نماز ان علاقوں میں ہونگے جہاں دن اور رات چوبیس گھنٹوں کا ہو، اس میں دن لمبا اور رات چھوٹی ہونے کو نہیں دیکھا جائیگا، بلکہ دن اور رات دونوں چوبیس گھنٹے کے ہوں، الا یہ کہ عشاء کا وقت نماز عشاء کی ادائیگی کے لیے وسعت نہ رکھتا ہو، اگر ایسا ہو کہ وقت اتنا ہو جس میں نماز عشاء ادا نہ کی جا سکے تو پھر اس صورت میں اس علاقے اور ملك کے قریب ترین علاقے جہاں دن و رات میں پانچ نمازیں ادا کرنے کا وسیع وقت ہو سے اندازہ لگا کر نماز ادا کی جائیگی.

آپ کے اس مسئلہ کا علماء کرام نے بہت خیال کیا اور آپس میں اس پر بحث بھی کی ہے، اور فتاوی جات بھی پائے جاتے ہیں، بلکہ بعض علماء کرام نے تو اس پر " جن علاقوں میں شفق اور سرخی رات دیر گئے غائب ہوتی اور طلوع فجر جلد ہو جاتی ہے میں نماز عشاء اور سحری ختم ہونے کا وقت " کے عنوان سے مستقل کتابچہ بھی تحریر کیا ہے.

یہ کتابچہ ایك ترکی میں استنبول میں مرکز بحوث اسلامی کے چئرمین جناب ڈاکٹر طیار آلتی قولاج کا تحریر کردہ ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کے تین اقوال پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

ان علاقوں میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کی رخصت پر عمل کرتے ہوئے نماز جمع کر لی جائیگی؛ کیونکہ اس میں مشقت ہے جو بارش کی مشقت اور دوسرے عذروں سے کم نہیں جن میں نمازیں جمع کرنا جائز ہیں.

دوسرا قول:

نماز عشاء کے وقت کا اندازہ لگایا جائیگا، اس میں بعض علماء نے مکہ مکرمہ کو معتبر قرار دیا ہے، اس کے قائلین میں ابھی اوپر بیان کردہ کتابچہ کے مؤلف بھی شامل ہیں.

تیسرا قول:

عشاء کی نماز کے لیے شرعی وقت کا التزام کیا جائے یعنی شفق و سرخی غائب ہونے پر ہی نماز عشاء کا وقت ہو گا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ وقت نماز کی ادائیگی کے لیے متسع ہو.

ہم اس آخری قول کو ہی راجح سمجھتے ہیں، اور سنت نبویہ کی نصوص پر بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں، اور یہاں کبار علماء کرام کمیٹی اور مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی اور شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین وغیرہ رحمہم اللہ کا فتوی بھی یہی ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ محدد اوقات ان جگہوں پر ہوں جہاں رات اور دن چوبیس گھنٹوں کا ہوتا ہے، چاہے دن رات برابر ہو، یا پھر دن اور رات میں کوئی طویل یا قصیر ہو.

لیکن جہاں دن اور رات چوبیس گھنٹے کا نہیں وہاں یا تو سارا سال یہی حالت ہوگی یا پھر کچھ قلیل ایام.

اگر قلیل ایام ہوں مثلا جہاں سارا سال تو چوبیس گھنٹے کا دن اور رات ہو، لیکن بعض موسموں میں اس سے زیادہ تو اس حالت میں یا تو افق میں بالکل ظاہر ہو جس سے وقت کی تحدید کرنا ممکن ہو، جیسا کہ روشنی زیادہ شروع ہو یا پھر بالکل ختم ہو جائے، تو پھر حکم اس ظاہر نشانی سے متعلق ہوگا.

یا پھر اس میں کوئی واضح نشانی نہ ہو، تو پھر وہ نمازوں کے اوقات کی تحدید کے لیے وہ آخری دن دیکھا جائیگا جس کے بعد چوبیس گھنٹوں کی رات شروع ہوئی، یا چوبیس گھنٹے کا دن شروع ہوا...

لیکن اگر کسی علاقے میں سارا سال دن اور رات چوبیس گھنٹے نہ ہو تو پھر وہاں نمازوں کے اوقات کی تحدید چوبیس گھنٹے کے حساب سے لگایا جائیگا؛ کیونکہ صحیح مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا کہ آخری زمانے میں دجال آئیگا، تو صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ وہ زمین میں کتنی مدت رہےگا ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" چالیس یوم رہےگا، ایك دن تو سال کے برابر ہوگا، اور ایك دن مہینہ کے برابر، اور ایك دن ایك ہفتہ کے برابر اور باقی سارے ایام تمہارے دنوں جیسے ہونگے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سال جیسے دن میں ہمیں ایك دن کی نمازیں کافی ہونگی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم اس کے لیے اندازہ لگانا "

.... اس لیے جب یہ ثابت ہوا کہ جہاں دن اور رات چوبیس گھنٹے کا نہ ہو تو وہاں اندازہ لگایا جائیگا، تو ہم کیا اندازہ لگائیں گے ؟

بعض علماء کرام کی رائے ہے کہ اس میں معتدل زمانے کا اندازہ لگایا جائیگا، اس طرح رات کو بارہ گھنٹے اور اسی طرح دن کے بارہ گھنٹے کا اندازہ لگائیگا؛ کیونکہ جب اس جگہ کا اس سے اعتبار کرنا مشکل ہے تو متوسط جگہ کا اعتبار کیا جائیگا، بالکل اس مستحاضہ عورت کی طرح جسے ماہواری کی عادت نہیں اور نہ ہی تمیز کر سکتی ہو.

کچھ دوسرے علماء کرام کی رائے ہے کہ اس جگہ کے قریب ترین علاقے اور ملك کے ساتھ اندازہ لگایا جائیگا جہاں دوران سال دن اور رات ہوتے ہوں؛ کیونکہ جب اس علاقے سے دن اور رات کا اندازہ لگانا مشکل ہے تو پھر اس کے مشابہ قریب ترین علاقے سے جہاں دن اور رات چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے اندازہ لگائیں گے.

قوی تعلیل ہونے اور واقع کے قریب ترین ہونے کی بنا پر یہی قول راجح ہے "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12 / 197 - 198).

مملکت سعودی عرب کی کبار علماء کرام کی کمیٹی کا قول بھی یہی ہے، اور مستقل فتوی کمیٹی نے بھی اس کی تائید کی ہے، ہم ان کا فتوی سوال نمبر (5842) کے جواب میں نقل کر چکے ہیں، اس فتوی میں ان کا درج ذیل قول ہے:

" .... اس کے علاوہ کئی ایك احادیث جن میں نماز پنجگانہ کے اوقات کی قولی اور فعلی تحدید وارد ہے، اور ان میں دن اور رات کے طویل اور قصیر ہونے میں کوئی فرق بیان نہیں کیا گیا، جب تك نماز کے اوقات ان علامتوں سے ممتاز ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں " انتہی

جس علاقے میں آپ زیر تعلیم ہیں اس کے حال کو دیکھتے ہوئے ہم یہ پاتے ہیں کہ اس علاقے میں دن اور رات چوبیس گھنٹے میں ہے، اور عشاء کی نماز وقت اتنا کم نہیں کہ اس وقت میں نماز عشاء ادا ہی نہیں ہو سکتی، اس بنا پر آپ کے حق میں یہ متعین ہے کہ آپ وہاں کے شرعی وقت میں نماز ادا کریں.

سوم:

اگر عشاء کی نماز کا وقت بہت تاخیر سے ہوتا ہے، یعنی اس وقت نماز عشاء ادا کرنے میں مشقت ہے تو پھر اس صورت میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

سوال نمبر (5709) کے جواب میں ہم شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا درج ذیل قول نقل کر چکے ہیں:

" اور اگر شفق و سرخی فجر سے قبل غروب ہوتی ہو اور اتنا طویل وقت ہو کہ نماز عشاء ادا کرنے کے لیے وقت وسعت رکھتا ہو تو انہیں شفق و سرخی غائب ہونے کا انتظار کرنا ہو گا، لیکن اگر ان کے لیے انتظار کرنا مشکل اور مشقت رکھتا ہو تو اس صورت میں ان کے جمع تقدیم کرتے ہوئے نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے؛ تا کہ تنگی و حرج اور مشقت ختم ہو سکے.... " انتہی

رابطہ عالم اسلامی کے تابع " مجمع الفقہ اسلامی " کی فیصلے جات میں شامل ہے کہ:

" مجلس کے اعضاء نے بلند خط بلد والے علاقوں میں نمازوں اور روزے کے اوقات کے موضوع پر بحث کی اور اس

کے متعلق بعض ممبران کی جانب سے پیش کردہ شرعی اور فلکیاتی سرچ اور اس کے متعلق فنی جوانب سے وضاحتی ضائچے کی سماعت کے بعد مجلس کے گیارویں اجلاس میں درج ذیل فیصلہ کیا:

" ....

سوم: اوپر والے درجہ پر واقع مناطق کی تین اقسام ہیں:

پہلا منطقہ:

وہ علاقہ جو خط عرض کے (45) اور (48) درجہ کے مابین شمالا جنوبا واقع ہے، اور اس میں اوقات کے لیے چوبیس گھنٹوں میں ظاہری علامات کی امتیاز ہوتی ہے، چاہے اوقات طویل ہوں یا کم.

دوسرا منطقہ:

وہ علاقے جو خط عرض کے (48) اور (66) درجہ کے شمالا جنوبا واقع ہیں، اور یہاں سال کے کچھ ایام اوقات کے لیے بعض علامات معدوم ہوتی ہیں، مثلا شفق اور سرخی غائب نہیں ہوتی جس کے غائب ہونے سے عشاء کی نماز کا وقت شروع ہوتا اور مغرب کا وقت ختم ہوتا ہے، حتی کہ یہ سرخی فجر کے ساتھ جا ملتی ہے.

تیسرا منطقہ:

وہ علاقے جو خط عرض کے شمالا جنوبا دونوں قطبوں تك (66) کے درجہ پر واقع ہیں، اور ان علاقوں میں طویل عرصہ تك دن یا رات کے وقت اوقات کی ظاہری علامات معدوم ہوتی ہیں.

چہارم:

پہلے منطقہ اور علاقے میں حکم یہ ہے کہ: اسع لاقے کے لوگ اپنے علاقے کے مطابق شرعی اوقات کے وقت نماز کی ادائیگی کرینگی، اور روزے میں بھی شرعی وقت کا خیال رکھیں گے، تا کہ اوقات نماز اور روزہ میں شرعی نصوص پر عمل کیا جا سکے، وہ فجر صادق سے لے کر غروب آفتاب تك روزہ رکھیں گے؛ اور جو شخص دن طویل ہونے کی بنا پر روزہ مکمل نہ کر سکے، یا پھر روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ روزہ چھوڑ بعد میں مناسب ایام میں روزہ کی قضاء کریگا.... " انتہی

جیسا کہ واضح ہے سوال بھی اسی حالت کے متعلق کیا گیا ہے.

اور اسلامی فقہ اکیڈمی کے دوسرے فیصلے میں پہلے فیصلے کی تاکید کی گئی ہے، اور اگر کسی کو عشاء کی نماز

میں مشقت ہو تو اسے نماز مغرب کے ساتھ جمع کرنے کی رخصت دی گئی ہے، لیکن اس فیصلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسے یہ عادت ہی نہیں بنا لینی چاہیے، بلکہ صرف عذر والوں کے لیے ہوگا فیصلہ میں درج ذیل قرار درج ہے:

" لیکن اگر نماز کے اوقات کی علامات ظاہر ہوتی ہوں اور شفق و سرخی جس کے غائب ہونے سے نماز عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے میں بہت زیادہ تاخیر ہوتی ہو تو اکیڈمی کی رائے یہ ہے کہ نماز عشاء کی ادائیگی شرعی وقت میں واجب ہو گی، لیکن جس (مثلا طلباء اور ملازمین و مزدور) کے لیے انتظار اور شرعی وقت میں ادائیگی مشقت کا باعث ہو تو انہیں امت سے تنگی و حرج ختم کرنے والی نصوص پر عمل کرتے ہوئے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی اجازت ہے.

ان نصوص میں صحیح مسلم وغیرہ کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت ہے جس میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر مغرب اور عشاء مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش جمع کر کے ادا کیں "

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: " رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ امت حرج میں نہ پڑے "

لیکن شرط یہ ہے کہ اس علاقے اور ملك میں سارے لوگوں کے لیے اس مدت اور عرصہ میں نمازیں جمع کرنا اصل نہیں ہے؛ کیونکہ ایسا کرنے سے رخصت کو عزیمت میں تحویل کرنے کا باعث بن جاتا ہے....

اور اس مشقت کا اصول اور قاعدہ عرف عام اور رواج ہے اور یہ چیز لوگوں اور جگہوں اور حالات کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے " انتہی

انیسواں اجلاس منعقدہ (22 ۔ 27 شوال) الموافق (3 ۔ 8 نومبر 2007) سیکٹریٹ رابط عالم اسلامی مکہ مکرمہ سعودی عرب.

دوسری قرار اور فیصلہ:

چہارم:

نماز مغرب اور عشاء کے مابین ایك گھنٹہ بتیس منٹ کی تحدید نہ تو ہمیں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے ملی ہے اور نہ ہی کسی اور سے، اوپر شیخ رحمہ اللہ کی ہم نے جو کلام بیان کی ہے اس میں اس قول کو شیخ نے بیان نہیں کیا، اور نہ ہی اسے راجح قرار دیا ہے.

ہو سکتا ہے شیخ رحمہ اللہ سے نقل کرنے کو غلطی لگی ہو، اور شیخ رحمہ اللہ نے تو سعودی عرب یا متوسط علاقوں میں جو عام طور پر وقت چل رہا ہے اسے بیان کیا ہو یہ بات زیادہ قریب لگتی ہے، ذیل میں ہم شیخ رحمہ اللہ کی کلام ذکر کرتے ہیں:

" حقیقت میں عشاء کی نماز کا وقت اذان کے ساتھ مخصوص نہیں؛ کیونکہ سال میں بعض اوقات بعض موسموں میں عشاء کی نماز کا وقت مغرب کے بعد ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ بھی ہوتا ہے، اور بعض اوقات ایک گھنٹہ بیس منٹ اور بعض اوقات ایک گھنٹہ پچیس منٹ اور بعض اوقات ایک گھنٹہ تیس منٹ، یہ مختلف موسموں میں مختلف ہوتا ہے، اس لیے سب موسموں میں اسے ایک ہی وقت میں ضبط کرنا ممکن نہیں "

ماخوذ از جلسات رمضانیۃ.

ب ـ اور شیخ رحمہ اللہ یہ بھی کہتے ہیں:

" نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لیکر شفق و سرخی غائب ہونے تک ہے، یہ بعض اوقات ڈیڑھ گھنٹہ مغرب اور عشاء کا مابینی وقت ہوتا ہے، اور کبھی ایک گھنٹہ بیس منٹ اور کبھی ایک گھنٹہ اور کبھی ایک گھنٹہ دس منٹ یعنی مختلف وقت ہوتا ہے " انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (7 / 338).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

1 ـ جن علاقوں اور ملکوں میں دن اور رات چوبیس گھنٹوں کا ہوتا ہے وہاں نمازوں میں ان کے شرعی اوقات کا التزام کرنا واجب ہے، چاہے رات لمبی ہو یا چھوٹی.

2 ـ جن علاقوں اور ملکوں میں دن اور رات چوبیس گھنٹوں کا نہیں ہوتا وہاں اس علاقے کے قریب ترین علاقہ جہاں دن اور رات ہو کے مطابق نمازوں کے اوقات کا التزام کیا جائیگا.

3 ـ جن علاقوں اور ملکوں میں شفق اور سرخی فجر تک رہتی ہے، یا پھر غائب تو ہوتی ہے لیکن یہ وقت نماز عشاء کے لیے وسیع نہیں ہوتا، یعنی اس میں نماز ادا کرنا مشکل ہو تو پھر اس کے قریب ترین علاقے جہاں نماز کے لیے وسیع وقت ہو کے مطابق التزام کیا جائیگا.

4 ـ عذر رکھنے والے افراد کے لیے اگر عشاء کی نماز کا انتظار کرنا مشکل ہو تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے ادا کر سکتے ہیں.

والله اعلم .